بسم اللہ الرحمن الرحیم

باپ کی زندگی میں اسے رقم دینے والے بیٹوں کا وراثت میں زیادہ حصہ ہوگا ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص کا انتقال ہوگیا ہے، ان کے والد صاحب کا انتقال ان کی زندگی ہی میں ہوگیا تھا، ان کے ورثاء میں والدہ، ایک زوجہ، چار بیٹے اور ایک بیٹی ہے، ان کی وراثت مذکورہ ورثاء میں کس طرح تقسیم ہوگی؟ نیز مرحوم کے دو بیٹوں نے مکان بنانے میں کافی زیادہ رقم شامل کی تھی، وہ ہر ماہ یا جب ضرورت ہوتی، کثیر رقم والد صاحب کو دے دیتے تھے اور اس رقم کا مالک والد صاحب کو بنا دیتے تھے، رقم واپس لینے کی کوئی نیت نہیں ہوتی تھی، اب والد کے مکان کی تقسیم کے وقت ان کو زیادہ حصہ ملے گا یا باقی بھائیوں کے برابر ہی حصہ ملے گا؟

جواب

سائل کا بیان حقیقتِ حال کے مطابق ہونے کی صورت میں حکم شرعی یہ ہے، کہ بعد از امور متقدمہ علی الارث (یعنی کفن دفن کے خرچے پھر میت کے ذمے جو قرض ہے، اس کی ادائیگی کے بعد جو مال بچ جائے، اس میں سے ایک تہائی جائز وصیت کی ادائیگی کے بعد) میت کی کل جائیداد منقولہ (رقم، زیورات، گھریلو سامان وغیرہ) و غیر منقولہ (پلاٹ، مکان اور دکان وغیرہ) کے کل 216 حصے کیے جائیں گے، جن میں سے میت کی والدہ کو 36 حصے، اس کی زوجہ کو 27 حصے، اس کے بیٹوں میں سے ہر ایک کو 34 حصے، جب کہ اس کی بیٹی کو 17 حصے ملیں گے۔

والد صاحب کا مکان تمام وارثوں میں ان کے شرعی حصوں کے مطابق تقسیم ہوگا، جن بیٹوں نے والد کی زندگی میں ان کو رقم زیادہ دی ہے، وہ والد کے ترکے میں سے زیادہ حصے کا مطالبہ نہیں کرسکتے، کیونکہ زندگی میں جو رقم انہوں نے والد کو ہبہ اور تحفہ کے طور پر دی، والد نے جب اس رقم پر قبضہ کرلیا تو وہ والد کی ملک میں ہوگئی، اب اس کے بعد اس رقم سے والد نے جو مکان اپنے لیے بنایا وہ والد کا ہی رہا، اب والد کی وفات کے بعد وہ تمام ورثاء میں ان کے شرعی حصوں کے مطابق تقسیم ہوگا۔

تنویر الابصار و در مختار میں ہے: ”وتتم الھبة بالقبض الکامل فی محوز مفرغ مقسوم“ ترجمہ: کامل قبضے کے ساتھ ہبہ ایسی چیز میں مکمل ہوجاتا ہے جو علیحدہ کی گئی ہو، تقسیم کی گئی ہو۔ (تنویر الابصار مع رد المحتار ج 8، ص 493، مطبوعہ ملتان)

بیٹے، بیٹیوں کے حصوں کے بارے میں اللہ تعالی کا ارشاد پاک ہے: ﴿یُوۡصِیۡکُمُ اللّٰہُ فِیۡۤ اَوۡلَادِکُمۡ ٭ لِلذَّکَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَیَیۡنِ﴾

ترجمۂ کنز الایمان: ”اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں، بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے۔“ (پارہ: 4، سورۃ النساء: 4، آیت: 11)

والدین کے حصے کے بارے میں اللہ کریم کا ارشاد پاک ہے:﴿وَ لِاَبَوَیْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: "اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو اس کے ترکہ سے چھٹا، اگر میت کے اولاد ہو۔"(پارہ:4، سورۃ النساء:4، آیت:11)

میت کی اولاد کی موجودگی میں زوجہ کے حصے کے بارے میں ارشاد باری تعالی ہے:﴿فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِیَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَاۤ اَوْ دَیْنٍ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: "پھر اگر تمہارے اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں، جو وصیت تم کرجاؤ اور دین نکال کر۔"(پارہ:4 سورۃ النساء:4 آیت:12)

صورت مسئلہ اس طرح ہوگی:

مسئلہ از:24×9=216

میت

والدہ	زوجہ	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی
1/6	1/8	عصبہ				
9×4	9×3	153=9×17				
36	27	34	34	34	34	17

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد نوید چشتی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Pin-7164

تاریخ اجراء: 17 رجب المرجب 1444ھ/09 فروری 2023ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net